Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبیؐ — یوم یک شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

جلد ۳۰	۴ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش	۲۲ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ	۴ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲- اخاء- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کمر میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں:۔

حضورؓ نے خطبہ جمعہ میں رمضان کے آخری عشرہ سے خاص طور پر فائدہ اُٹھانے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ عاشقانہ رنگ میں تعلق پیدا کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور سر درد کی تکلیف ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کی جائے:۔

آج بہت سے دوست مسجد مبارک اور مسجد اقصےٰ میں اعتکاف بیٹھے ہیں۔

چینی مسلمانوں کے نمائندہ شیخ عثمان وصاحب قادیان میں

مجمع عام میں شیخ صاحب کا لیکچر

قادیان ۲ اکتوبر- آج صبح جناب شیخ صاحب بہشتی مقبرہ میں گئے۔ ۹½ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں آپ کی تقریر تھی۔ تقریر سے قبل مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے اپنے مکان پر موصوف کو میجک لینٹرن کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے بعض مناظر دکھائے۔ یہاں سے فارغ ہو کر موصوف تقریر کے لئے ہال میں تشریف لائے۔ جہاں آپ کی تقریر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس اجتماع میں صدارت کے فرائض حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب نے معزز مہمان کا مختصر اً تعارف کرایا۔ اس کے بعد شیخ صاحب موصوف تقریر کے لئے اُٹھے۔ سب سے پہلے آپ نے انگریزی میں اپنے ہندوستان کے دورہ کا ذکر کرتے ہُوئے بتایا۔ کہ آپ کہاں کہاں گئے ہیں اور ہندوستانی مسلمانوں کے متعلق اچھے الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اور قادیان میں اپنی آمد پر اظہار مسرت کرتے ہُوئے جماعت کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد چینی مسلمانوں کے بارہ میں چند دلچسپ باتیں بیان کیں۔ آپ نے کہا چین میں ہر جگہ مسلمان آباد ہیں۔ مگر شمال مغربی صُوبوں میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جہاں تک تاریخ سے معلوم ہوتا ہے چین میں اسلام ۶۵ھ ہجری میں آیا۔ گو ممکن ہے اس سے قبل بھی وہاں مسلمان ہوں۔ مگر تاریخ سے یہی ثابت ہے۔ اسلام نے چین میں کافی ترقی کی۔ اب وہاں مسلمانوں کی تعداد پانچ۔ چھ کروڑ کے قریب ہے۔ ۴۲ ہزار مساجد ہیں۔ چینی مسلمان اپنے مذہب کے سختی سے پابند اور کنسرویٹو خیالات کے ہیں۔ مذہبی احکام و ہدایات کی پابندی بڑی احتیاط سے کرتے ہیں۔ آپ وہاں کوئی مسلمان خاندان ایسا نہ دیکھیں گے جس میں باپ کا مذہب کچھ اور ہو۔ اور بیوی کا کچھ اور۔ لڑکے لڑکیوں کا کچھ اور۔

غیر مسلموں کے ساتھ چینی مسلمان بہت کم ملتے ہیں۔ اور ان کے ہاں کا پکا ہُوا کھانا نہیں کھاتے وہاں کے مسلمان تمباکو کا استعمال نہیں کرتے گو کچھ لوگ سگریٹ وغیرہ استعمال کرنے لگ گئے ہیں۔ مگر اکثریت اس سے پرہیز کرتی ہے چینی مسلمانوں میں ہندوستان کی طرح فرقے نہیں ہیں۔ چینی علماء جو وہاں اخون کہلاتے ہیں۔ بہت قدامت پسند ہیں۔ کچھ عرصہ پیشتر تک تو وہ قرآن پاک کے چینی زبان میں ترجمہ کئے جانے کو اس کے تقدس کے منافی سمجھتے تھے۔ مگر اب بیس سال سے اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ دو تراجم غیر مسلموں نے کئے ہیں۔ مگر ایک ترجمہ ایک چینی عالم الیاس نامی کا ہے۔ جو زیادہ مستند ہے۔ اس سے بھی زیادہ مستند ترجمہ کرانے کا انتظام کیا جا رہا ہے:۔

چینی علماء عربی اور فارسی السنہ میں مہارت رکھنے کے باوجود یہ زبانیں بول نہ سکتے تھے۔ اگر کوئی عرب یا ایرانی آ جاتا۔ تو وُہ اس سے گفتگو نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے دس پندرہ سال سے مسلم طلباء کو مصر میں تعلیم کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ تا وہاں ماڈرن عربی سیکھ سکیں۔ مصری حکومت چینی مسلمانوں سے بہت ہمدردانہ سلوک کرتی ہے بیس طلباء کو منتظمین ازہر کی طرف سے۔ اور بیس کو شاہِ فاروق کی طرف سے وظیفہ دیا جاتا ہے:۔ ہم دیگر اسلامی ممالک کی یونیورسٹیوں میں بھی اپنے نوجوانوں کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ اور میرے سفر کے مقاصد میں یہ بھی داخل ہے۔ کہ اس کے لئے مناسب انتظام کروں۔ چنانچہ میں نے عثمانیہ یونیورسٹی۔ اور علی گڑھ یونیورسٹی میں اس کے لئے انتظام کیا ہے۔ جنگ کے بعد چینی طلبا یہاں آئیں گے۔ مصر کے علاوہ استنبول کی یونیورسٹی میں بھی بعض نوجوان پڑھنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ مگر ہم اور زیادہ بھیجنا چاہتے ہیں:۔

آپ نے بتایا۔ کہ بعض چینی سوداگر اور ہاکر اپنے آپ کو ہندوستان میں مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ اور اپنے رویہ سے چینی مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں۔ میں نے پُوری طرح تحقیق کی ہے۔ یہ سب جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ جو چین سے یہاں آیا ہوں۔ یہاں کے ہاکروں وغیرہ میں سے کوئی حقیقی مسلمان نہیں۔ صرف اپنے کام کاج کو چلانے کے لئے مسلمان بنتے ہیں۔ چینی مسلمانوں کا کوئی تبلیغی نظام موجود نہیں۔ انفرادی تبلیغ ہوتی ہے:۔

تقریر سے فارغ ہونے کے بعد جناب شیخ صاحب نے مسجد مبارک کی زیارت کی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے الوداعی ملاقات کی درخواست کی۔ جسے حضورؑ نے منظور فرماتے ہُوئے قصر خلافت میں شرفِ باریابی بخشا۔ اس کے بعد آپ گیارہ بجے کے قریب بذریعہ کار لاہور واپس تشریف لے گئے۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیر بھی مشایعت کے لئے آپ کے ساتھ گئے:۔

شیخ صاحب نے کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد بعض دوستوں سے بیان کیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شخصیت نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا ہے۔ آپ بہت ہی قابل تعریف شخصیت ہیں۔ اور آپ کی معلومات نہایت وسیع ہیں۔ ہر ایک اہم مضمون پر نہایت عمدگی کے ساتھ عالمانہ گفتگو فرما سکتے ہیں۔ اور کئی زبانوں سے واقف ہیں:۔

یوم پیشوایان مذاہب کے متعلق ضروری اعلان

امسال ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار یوم پیشوایان مذاہب مقرر کیا گیا ہے تمام احمدی جماعتوں سے توقع ہے۔ کہ ملک کی فضا کو درست کرنے اور ہندوستان کی مختلف قوموں میں سلسلہ اتحاد استوار کرنے کے لئے پورے انتظام کے ساتھ اور تیاری کے ساتھ اس دن کے جلسوں کو کامیاب بنائیں گی۔ ان جلسوں کی جو ضرورت اس زمانہ میں ہے۔ اس سے زیادہ پہلے نہ تھی۔ اس لئے ان کے انتظامات بھی زیادہ اہتمام سے کئے جائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

زعما اور قائدین کرام اطفال احمدیہ کو امتحان میں شامل ہونے کی تحریک کریں

مجلس خدام الاحمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان لیتی ہے اور اس طرح نوجوانوں میں حضرت اقدس کی کتب کے پڑھنے کا شوق پیدا کرتی ہے اطفال احمدیہ کی تربیت کا کام بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ بچوں کی اخلاقی اور مذہبی نگرانی کرنا اسلام کے ابتدائی مسائل سے انہیں واقف کرنا۔ نمازوں میں باقاعدہ حاضری کی عادت پیدا کرنا وغیرہ امور ان کی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اسلام کے ابتدائی مسائل سے واقفیت کے لئے مجلس اطفال کے اراکین کے لئے کوئی نہایت مختصر سی کتاب رکھ کر امتحان لیا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں آئندہ امتحان ۲۳ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو منعقد ہوگا۔ جس کے لئے کتاب حدیث النبی اور شرائط بیعت بطور نصاب مقرر کیا ہے۔ تمام زعماء کرام اور قائدین اصحاب کو اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنی مجلس کے اطفال کو اس امتحان کے لئے تیار کرکے ان کے نام معہ فیس داخلہ ایک پیسہ فی کس دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں بھجوا دیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قائدین مجالس فوری طور پر متوجہ ہوں۔

جیسا کہ متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام اس دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج منیر" کا امتحان ہوگا۔ امتحان ۲۵ اکتوبر بروز اتوار ہوگا۔

بیرونی مجالس میں سے صرف چند کی طرف سے اس بارہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ باقی تمام مجالس اس بارہ میں خاموش ہیں۔ قائدین کرام کو چاہئیے۔ کہ وہ اس اعلان کو پڑھتے ہی فوری طور پر اپنی مجلس کے اراکین میں تحریک کرکے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین کو امتحان میں شامل کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کا نوجوانوں میں شوق پیدا کریں۔ امتحان میں شامل ہونے والوں کی فہرست معہ فیس داخلہ ایک پیسہ کے حساب سے ۱۲ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔

خاکسار مرزا منور احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سچی توبہ کرنے والا معصوم کے رنگ میں ہوتا ہے

"مومن کے لئے بہت ضروری ہے۔ کہ وہ کبھی بے خوف نہ ہو۔ اور ہر وقت توبہ اور استغفار کرتا رہے۔ کیونکہ استغفار سے انسان گزشتہ بدیوں کے بُرے نتائج سے بھی خدا کے فضل سے بچ رہتا ہے۔ یہ سچی بات ہے۔ کہ توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین سچی توبہ کرنے والا معصوم کے رنگ میں ہوتا ہے۔ پچھلے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں۔ پھر آئندہ کے لئے خدا سے معاملہ صاف کرے۔ اس طرح پر خدا کے اولیاء میں داخل ہو جائے گا۔ اور پھر اس پر کوئی خوف و حزن نہ ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمدی نوجوان سے خطاب

محمود کے لشکر کے جواں مرد سپاہی
اٹھ بہر عمل تجھ کو مشیت نے پکارا

رکھے گا اگر دین کو دنیا پہ مقدم
چومے گا ترے پاؤں کو تاج سردارا

ہر حال میں تو عظمت اسلام کی خاطر
کر شوق سے ہر تلخیٔ دوراں کو گوارا

خرمن کو بس اب کفر و ضلالت کے جلا دے
کافی ہے تری آتش ایماں کا شرارا

موعود کا پیغام کچھ اس لَے سے سنا تو
گونجے ترے نغموں سے سمرقند و بخارا

شیرازۂ باطل ہو ترے دم سے پریشاں
ہو کفر کی گردن کے لئے دم ترا آرا

ہمت ہے بڑی چیز جہاں تنگ و دو میں
تو دامن ہمت سے کبھی کر نہ کنارا

اٹھ باندھ کمر ظلمت عالم کو مٹا دے
تابندہ ترے دم سے ہے ملت کا ستارا

کثرت سے کبھی ڈرتے ہیں کہیں عاشق صادق
محمود کے دیوانے کو کافی ہے اشارا

عبدالرشید احمد رشید اکسیر بی

تحریک جدید کی اہمیت

(۱) بعض کام اتنے اہم ہوتے ہیں۔ کہ دنیا میں بطور یادگار قائم رہتے ہیں۔ اور صدیوں تک آنے والی نسلیں اس کا ذکر کئے بغیر نہیں رہتیں۔ مثلاً یہی منارۃ المسیح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ اس میں ایک سو روپیہ چندہ دیں گے۔ ان کے نام اس پر کندہ کئے جائیں گے۔ اب وہ لوگ جنہوں نے اس میں حصہ لیا۔ ان کے نام دنیا میں بطور یادگار قائم رہیں گے۔ اور آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں گی۔ اسی طرح بعض ابتدائی جلسوں پر آنے والے مہمانوں کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں لکھ دیئے ہیں۔ اب خواہ کس قدر صدیاں گزر جائیں۔ ان کے نام ان کتابوں میں موجود رہیں گے۔

(۲) میں سمجھتا ہوں تحریک جدید کا کام بھی اسی قسم کا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ جماعت کے مخلصین کی ایک مستقل یادگار قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور ان کی روحوں کو ان کی وفات کے بعد بھی مستقل طور پر ثواب پہنچانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس چندہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کی مستقل بنیاد پڑنے والی ہے۔ پس تحریک جدید اپنے ساتھ اس قسم کی برکات رکھتی ہے۔ اور اس قسم کے انوار اترتے محسوس ہوتے ہیں۔ اور یہ امر صاف طور پر دکھائی دے رہا ہے۔ کہ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے۔ انہیں اللہ تعالےٰ اپنے قرب کا کوئی خاص مقام عطا فرمائیگا۔"

حضور کا یہ ارشاد آپ سے اپیل کر رہا ہے۔ کہ تحریک کی ایسی شاندار اہمیت کے پیش نظر

(۳) اگر آپ خود فاقہ رہ کر راہ خدا میں قربانی کریں۔ تو آپ کے لئے یہ بات بہت مبارک اور بابرکت ہے۔ آپ کو یاد رہے کہ کم سے کم تحریک جدید کی شرح پانچ روپیہ ایک سال کے لئے ہیں اور اب آٹھواں سال جا رہا ہے۔ آٹھویں سال کے لئے تو حضور نے یہ بھی فرما دیا ہے۔ کہ دوست کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمدنی قربان کریں۔ اور آئندہ سال نہم و دہم میں اس پر اضافہ کرتے جائیں۔ اور کوشش کرکے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب۔ قادیان

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف۔ قادیان

(۱۱)

دورانِ قیام لاہور میں ایک تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روٴسائے لاہور کے درمیان ہوئی۔ اور یہ تقریر ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کے پچھواڑے کے صحن میں ہوئی تھی۔ اس تقریر کی تقریب یوں ہوئی۔ کہ کابلی شہزادوں میں سے ایک شہزادہ محمد ابراہیم خان صاحب مقیم چھوٹا منڈی لاہور نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعوتِ طعام دی۔ اور ان کا منشا یہ بھی تھا۔ کہ لاہور کے بعض معززین کو بھی شامل کریں۔ لیکن حضور کے کسی عذر پر کہ حضور ان کے مکان پر نہ جاسکتے تھے۔ انہوں نے پچاس روپے حضور کی خدمت میں بھجوا دئے۔ اسی رقم میں حضور نے کچھ رقم اپنی طرف سے شامل کرکے لاہور کے چیدہ چیدہ لوگوں کو دعوتِ طعام دی۔ جس کا دعوت نامہ غالباً خواجہ کمال الدین صاحب کی طرف سے جاری کیا گیا۔ اور اس میں تقریر فرمانے کا بھی اعلان فرمایا۔ چنانچہ مقررہ تاریخ پر تقریر اور طعام کا انتظام ہوا۔ گو طالب علموں کو جگہ کی تنگی کی وجہ سے تقریر گاہ کے اندر جانے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن مجھ غریب اور غریب الوطن کو خدا تعالےٰ نے کسی طرح اندر پہونچا ہی دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پُر جوش تقریر فرمائی اور اپنے دعوےٰ کو کھول کر بیان فرمایا۔ تقریر کے وقت حضور کے سامنے میز پر ایک پیالہ میں کچھ دودھ رکھا ہوا تھا جس میں سے حضور علیہ السلام نے ایک یا دو بار تھوڑا سا پیا۔ تقریر ختم ہونے پر جب حضرت اقدس جلسہ سے واپس تشریف لے گئے۔ اور ابھی حاضرین کا بیشتر حصہ فرش اور کرسیوں پر بیٹھا ہوا تھا۔ کہ احمدی احباب نے اس پیالہ دودھ کے تبرک کی طرف رُخ کیا۔ اور ایک دوسرے سے آگے نکل کر اس پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ اس جدوجہد کے نتیجہ میں قریب تھا۔ کہ پیالہ ٹوٹ جائے اور وہ دودھ گر جائے۔ کہ ایک دانا شخص نے کہا ٹھہرو۔ سب کو تبرک مل جاتا ہے اس آدمی نے دودھ کو پانی کے لوٹے میں اُلٹ دیا۔ اور اس طرح عشاق کو تھوڑا تھوڑا تبرک پلا دیا ۔

(۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک روز غالباً ۲۴۔ یا ۲۵۔ مئی ۱۹۰۸ء کو مکان سے باہر تشریف فرما تھے۔ ایک کافی تعداد احمدی احباب کی حضور کی خدمت میں بیٹھی تھی۔ اس وقت خاکسار نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس طرح فرماتے سُنا۔ کہ جماعت کے لئے بہت خوف کا مقام ہے۔ ایک تو کروڑوں مخالف ان کو کافر کافر کہتے ہیں۔ دوسری طرف اگر جماعت کے لوگ تقوےٰ اختیار نہ کریں تو ان کے لئے دین و دُنیا دونوں کا گھاٹا ہے۔ نصیحت نہایت درد انگیز تھی۔ اس کلام کے بعد حضور انور کا پھر کوئی کلام مجھے سننا نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ اسی شب یا اس سے اگلی شب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آناً فاناً بیمار ہوگئے۔ اور اگلے روز بوقت صبح یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

۲۶ مئی کے دن ۱۱۔۱۲ بجے کے قریب جب خاکسار اپنے مکان واقعہ پانی کے تالاب پر اپنی درس گاہ سے واپس پہونچا۔ تو ایک اجنبی سے خبر سننے میں آئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ بازاروں میں شور بپا تھا۔ یہ سنتے ہی خاکسار احمدیہ بلڈنگ کی طرف دوڑا۔ جب موچی دروازہ کے باہر سے گزر رہا تھا۔ تو وہاں کے لوگوں کو نازیبا الفاظ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا ذکر کرتے سُنا۔ اور احمدیہ بلڈنگ میں پہونچ کر حاضرین کے چہروں کو مُرجھائے ہوئے پایا۔ اور گو احباب چلتے پھرتے تھے مگر کسی کے مُونہہ سے کوئی بات نکلتی ہوئی سُنائی نہ دیتی تھی۔ گویا سینما کی تصویریں تھیں۔ ایک طرف تو جماعت کا یہ حال تھا۔ دوسری طرف شہر کے شقی مخالفوں نے سڑک پر اودھم مچا رکھا تھا۔ کوئی کچھ بکتا۔ کوئی کچھ۔ اور بعض نے ایک شخص کو چارپائی پر لٹا کر مصنوعی جنازہ نکالا ہوا تھا۔ لیکن جماعت کے غمزدہ احباب کو ان باتوں کی طرف کوئی التفات نہ تھا۔ آخر کچھ دیر شور و غوغا کرکے وہ لوگ خاموش ہوگئے ۔

(۱۳)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غسل دینے سے فارغ ہوکر تین بجے کے قریب ایک گروہ کثیر نے ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے مکان کے نچلے صحن میں نماز جنازہ پڑھی۔ اس کے بعد میت مبارک کو لاہور سٹیشن پر کندھوں پر پہونچایا گیا۔ جہاں سے شام کے سات بجے کے بعد گاڑی بٹالہ کو روانہ ہوئی۔ بہت سے احباب میت مبارک کے ساتھ تھے۔ خاکسار بھی شامل تھا۔ رات کے وقت گاڑی بٹالہ سٹیشن پر پہونچی۔ اُسی رات کے وقت جنازہ قادیان کو ... کندھوں پر لے جایا گیا تھا۔ ایک بڑی جماعت میت کو لیجا رہی تھی خاکسار کو بوجہ کمزور ہونے کے پورا کندھا دینے کا بہت کم موقعہ میسر آیا۔ تو اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی سمجھ سے خاکسار نے اپنا سر چارپائی کی پچھلی پٹی کے نیچے دے دیا۔ اور کئی میل تک اسی طرح چلتا رہا۔ میت جب قادیان کے قریب پہونچی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب معہ چند افراد قادیان سے آئے۔ اور جنازہ کے ساتھ شامل ہوگئے۔ میت مبارک کو باغ میں رکھا گیا۔ باغ میں خلافت اولےٰ کا انتخاب ہوا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ نے حاضرین سے بیعت لی۔ اور تقریر فرمائی۔ پھر نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخ مُبارک کی آخری زیارت جملہ حاضرین کو کرائی گئی۔ اور نماز مغرب سے قبل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسد مبارک کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔

اس واقعہ عظیمہ کے بعد ہم ایسے معلوم دیتے تھے۔ کہ گویا یتیم ہوگئے ہیں۔ اور ایک مربی کے سپرد کر دیئے گئے ۔

ریاست جموں تاحال نومسلمہ کو برآمد نہیں کرا سکی

اس وقت تک ریاست جموں کے ذمہ دار حکام کا غلام سکینہ نومسلمہ کا پتہ نہ لگا سکنا دو ہی معنی رکھتا ہے ایک تو یہ کہ ریاستی حکام کو نہ صرف ریاست کی ۹۵ فیصدی مسلمان آبادی کی بلکہ انگریزی علاقہ کے مسلمانوں کی بھی جنہیں مذہب میں دست اندازی کی وجہ سے بے حد رنج اور تکلیف ہے۔ صدائے احتجاج کی کوئی پروا نہیں ہے۔ یا یہ کہ ان میں اتنی قابلیت اور جُرأت ہی نہیں۔ کہ ایک مظلوم اور بے کس عورت کو ظالموں کے پنجہ سے رہائی دلا سکیں۔ دونوں میں سے کوئی بھی وجہ ہو۔ ریاست کے لیے نہایت ہی قابلِ شرم ہے۔ خاص کر اس لیے کہ نومسلمہ نے پنڈت سری چند دت سٹی مجسٹریٹ جموں کے روبرو بیان دیتے ہوئے جہاں یہ لکھایا۔ کہ میں نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا۔ وہاں یہ بھی بیان دیا۔ کہ مجھے خطرہٴ جان ہے۔ اس لئے میری حفاظت سرکار کے حوالہ ہونی چاہیئے۔ مجھے پورا یقین ہے۔ کہ مجھ پر حملہ کرنے والے مجھے قتل کر دیں گے"!

اس بیان کے عدالت کے ریکارڈ میں موجود ہوتے ہوئے نومسلمہ کی نہ صرف حفاظت کا پورا انتظام نہ کرنا۔ بلکہ دوبارہ ظالموں کے پنجہ میں دے دینا اور تاحال سُراغ تک نہ لگانا نہایت ہی افسوسناک امر ہے ریاست کو اسے معمولی بات نہیں سمجھنا چاہیئے ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"جماعت اسلامی" کا قیام اور اس کے مقاصد

گزشتہ سال لاہور میں بعض مسلمانوں کے ہاتھوں ایک "جماعت اسلامی" کی تاسیس عمل میں آئی۔ اس کے متعلق جزئیات بیان کی ضرورت نہیں۔ مختصر طور پر یہ کہ یہ لوگ "اعلائے کلمۃ الحق کے لئے عملی جدوجہد" کے ولولہ کے ساتھ اٹھے۔ اور "دعوت اقامت دین" کے لئے سعی کرنے کا عزم رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے لئے ایک امیر بھی منتخب کیا۔ یعنی "سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب" جنہیں وہ جس وقت چاہیں معزول کر سکتے ہیں۔ اور امر معروف میں ان کی اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں۔ یہاں ضمناً یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہے۔ کہ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے کچھ عرصہ ہوا پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور کے قریب ایک "دارالاسلام" کی بنا رکھی تھی۔ اور یہ جماعت اسلامی "غالباً" اسی کا نقش ثانی ہے۔ ابتداً اس میں ۷۵ اصحاب شریک ہوئے۔ جن میں "باضابطہ علماء" کی تعداد بھی دس بارہ تھی۔ ان کے علاوہ دیوبندی حنفی، پھلواروی اور ندوی نیز اہلحدیث خیالات کے لوگ بھی شامل تھے۔ انگریزی تعلیم یافتہ اور اعلےٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی تھے۔ جن میں سے "بہت سوں کے متعلق" رسالہ ترجمان القرآن جلد ۱۹ نمبر ۴۔۵۔۶) میں اس تحریک کے ایک ممبر کی تفتیش یہ ہے۔ کہ وہ "پہلے آزاد" بلکہ "آوارہ مزاج" تھے۔ اور مودودی صاحب کے مقالات اور مضامین نے ان میں دین کا احساس تازہ کر دیا۔ اس جماعت کے مقاصد اور ارادوں کا اظہار کرتے ہوئے اس کے ایک سرگرم ممبر" مولانا محمد منظور صاحب" لکھتے ہیں۔

"ہمارے پیش نظر اللہ کے دین اور اس کے پیغمبروں کے لائے ہوئے پیغام کی خدمت اور اس کی سربلندی ہی تو ہے یہ کام اپنے اپنے وقت میں ہر پیغمبر اور ان کی متبع جماعت نے کیا ہے۔ اور نبوت کے اختتام کے بعد اللہ کے ہزاروں صالح بندوں نے مختلف زمانوں میں اس کے لئے اپنے حسب مقدور کوششیں کی ہیں۔ ہم ضعفاء وعصاۃ بھی اسی کو اپنا مقصد حیات بنانا چاہتے ہیں۔ اور دوسروں کو اس کی طرف دعوت دینا چاہتے ہیں"

(ترجمان القرآن جلد ۱۹ (۴۔۵۔۶) صفحہ ۶۹)

ترجمان القرآن کے اس نمبر میں اس تحریک پر مفصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور معترضین کے اعتراضات کے جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً ان لوگوں پر یہ اعتراض بھی کیا گیا۔ کہ "جماعتوں، انجمنوں اور تحریکوں کی مسلمانوں میں پہلے ہی کیا کمی ہے۔ جو ایک جدید جماعت کی تشکیل کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اور ایک نئی تحریک کے کھڑا کرنے کا قصد کیا گیا" اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر پہلے سے موجود رہنے والی جماعتیں اور انجمنیں خواہ اپنی غفلت کی وجہ سے اور خواہ اس لئے کہ وہ اس کو دینی مطالبہ اور وقتی تقاضہ ہی نہ سمجھتی ہوں اس طرف توجہ نہ کریں۔ تو جو لوگ دیانتداری سے اس کو دین کا مطالبہ اور اسلام کا وقتی فریضہ سمجھتے ہیں ان لوگوں کے لئے اس کے سوا کیا چارۂ کار رہ جاتا ہے۔ کہ وہ خود ہی پھر اس کے لئے کمر ہمت باندھیں" لیکن ہم ان کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ اتنی انجمنوں اور تحریکوں کی ناکامی کے بعد اس امر کی کیا ضمانت ہے کہ انہوں نے جو تحریک شروع کی ہے۔ وہ کامیاب ہو کر رہے گی۔ ہم مانتے ہیں کہ وہ دیانتداری سے اس کام کو اپنا فرض سمجھ کر اس کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جن انجمنوں اور تحریکوں کو مثالاً معترضین نے پیش کیا ہے۔ کیا ان کے بانی اور مؤسسین سب کے سب بددیانت تھے۔ یقیناً ان میں سے بھی اکثر نیک ارادہ اور نیت کے ساتھ اٹھے تھے۔ پس مسلمانوں میں آج تک کسی مجلس یا انجمن یا تحریک کے کامیاب نہ ہونے کو اس کے بانیان کی بددیانتی یا کارکنوں کی غفلت پر محمول کرنے کے بجائے یہ نتیجہ کیوں اخذ نہ کیا جائے کہ یہ طریق ہی غلط ہے۔ جو پہلوں نے اختیار کیا یا جواب جماعت اسلامی اختیار کر رہی ہے۔ درحقیقت جیسا کہ مولانا محمد منظور صاحب نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔

"یہ وہ کام ہے جسے اپنے اپنے وقت میں ہر پیغمبر اور ان کی متبع جماعت نے کیا ہے" اور اب بھی اسے وہی کر سکتے ہیں۔ دوسروں سے اس کا کماحقہ سرانجام پانا ممکن نہیں۔ رہا یہ امر کہ "ہزاروں صالح بندوں نے مختلف زمانوں میں اس کے لئے اپنے حسب مقدور کوششیں کی ہیں" تو یہ صحیح ہے کہ صلحاء امت نے اسلام کی بڑی بڑی خدمات سرانجام دی ہیں۔ لیکن دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ اور ادیان باطلہ کے مقابلہ اور تردید کے لئے کسی مستقل اور دیرپا نظام کی تشکیل کی کسی صالح بندے کے ہاتھوں بنیاد رکھے جانے کی کوئی مثال مولانا نے پیش نہیں کی۔ وہ مانتے ہیں۔ کہ "آج سے کوئی سوا سو برس پہلے حضرت سید احمد شہید اور شاہ اسمٰعیل شہید اسی تحریک کو لے کر کھڑے ہوئے تھے۔ ان کے اخلاص اور تقدس اور تقویٰ کا جو حال تھا۔ وہ واقفین تاریخ کو معلوم ہے۔ ان کے ساتھ مجاہدین کی اچھی خاصی تعداد بھی۔ سامان جنگ بھی خاصہ تھا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے صلحاء و اتقیا ان کے رفقاء میں تھے جن کی آج ڈھونڈنے سے بھی دو چار نظیریں نہیں مل سکتیں۔ بلکہ اخلاص اور دینداری کے لحاظ سے پورے قافلے کا یہ حال تھا۔ کہ گویا صحابہ کرام کا عہد پھر عود کر آیا ہے۔ پھر جس باطل قوت سے ان کا مقابلہ تھا۔ آج کل کی منظم طاغوتی طاقتوں سے اسے کوئی نسبت نہیں دی جا سکتی" تو اب جبکہ نہ وہ باخدا ہستیاں ہیں نہ وہ ساز و سامان ہے۔ اور اس کے برعکس مخالف طاقتیں اس وقت کے اعتبار سے بدرجہا طاقت ور ہیں کیونکر اس قسم کی کسی تحریک کے کامیاب ہونے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ پھر "حضرت سید صاحب کی تحریک کے علاوہ اسی کی ضمیمہ تحریک صادق پور (پٹنہ) اور حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی ماضی قریب کی تحریک کی ناکامی کا حوالہ دے کر بھی یہی درس دیا ہے۔ کہ یہ زمانہ اس کام کے لئے سازگار نہیں۔ اور اب اس پر چلنا اپنی کوششوں اور اپنے وقت کو ضائع کرنا ہے۔" انسانی فطرت ہے۔ کہ وہ تجربہ سے سبق حاصل کرتی ہے۔ اور ماضی پر نظر رکھتے ہوئے اپنے مستقبل کی تعمیر کرتی ہے۔ اور اس لئے جن لوگوں نے اس تحریک سے تعلق رکھنے والوں کے سامنے پرانی مثالیں رکھیں۔ انہوں نے درست کیا۔ اور ان کے جواب میں مجیب نے یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ "اس میں شک نہیں کہ جن تحریکوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا انجام بظاہر ناکامی پر ہوا ہے" اس کے جواب میں فتح و شکست اور کامیابی و ناکامی کا فلسفہ بیان کرنے کے بعد کہا ہے۔ کہ "کیا حق و باطل کی آویزش کی ساری تاریخ میں حق کے حامیوں اور علم برداروں نے ہمیشہ شکست ہی شکست کھائی ہے۔ یا کبھی اس کے خلاف بھی ہوا ہے۔ پھر آخر اپنے حق میں فیصلہ کرنے کے لئے صرف شکستوں ہی کو کیوں سامنے رکھا جاتا ہے۔ اور کیوں صرف اسی ماتمی تاریخ کو دہرایا جاتا ہے۔ تاریخ کے روشن حصہ سے کیوں سبق نہیں لیا جاتا"

لیکن یہ جواب خلط مبحث کی افسوسناک مثال ہے۔ سوال حق و باطل کی آویزش کا نہیں اس آویزش میں تو حق کبھی مغلوب نہیں ہوا سوال یہ ہے۔ کہ وہ کام جو ہمیشہ "اپنے اپنے وقت پر ہر پیغمبر اور ان کی متبع جماعت نے کیا ہے" اگر کوئی خود ساختہ مجلس کرنا چاہے تو کر سکتی ہے یا نہیں۔ امارت و خلافت کو دین کی تمکنت کے لئے قرآن کریم نے ضروری قرار دیا ہے۔ اور اس کا قیام خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اس لئے جو لوگ خود کسی ادارہ کی تشکیل کر کے اس کام کو سرانجام دینا چاہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے ماموریں سے مخصوص ہے۔ اور جو آج تک ہمیشہ انبیاء اور انکی متبع جماعتوں نے ہی کیا ہے۔ وہ اپنی نیک نیتی اور دیانتداری کے باوجود کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور اس کی کوئی مثال تاریخ اسلامی سے پیش نہیں کی جا سکتی۔ خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس غرض اور مقصد کی تکمیل کے لئے مبعوث فرما چکا ہے۔ اور اس کام کو جاری رکھنے کے لئے سلسلہ خلافت ... بھی اسکی متبع جماعت میں قائم کر چکا ہے۔ اب اس کام کو کرنے کی سچی تڑپ رکھنے والوں کا یہی فرض ہے۔ کہ خود ساختہ نظاموں کا خیال ترک کر کے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ نظام میں منسلک ہو جائیں۔ ورنہ کامیابی محال ہے۔ ہم نے دارالاسلام پٹھانکوٹ کے قیام کے وقت بھی انہی خیالات کا اظہار کیا تھا۔ مگر ان سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ اور اس کا انجام سب کے سامنے ہے؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گاندھی جی کی پالیسی کی ناکامی

گاندھی جی اور مسلمان

ہندو ہی نہیں۔ بلکہ ایک وقت ایسا تھا کہ مسلمان بھی گاندھی جی کو اپنا مخلص اور حقیقی لیڈر سمجھتے تھے۔ حتیٰ کہ ۱۹۲۲ء میں عدم تعاون کی تحریک کے ایام میں بلکہ ۱۹۳۰ء میں سول نافرمانی کی تحریک میں بھی بعض غلطی خوردہ مسلمان اور ان کے جذباتی لیڈر انہیں نہ صرف ہندو مسلم اتحاد کرانے کا واحد ذمہ وار بلکہ اپنا قومی اور مذہبی لیڈر تصور کرتے تھے یہاں تک ہی نہیں بلکہ بعض کوتاہ فہم مسلمانوں نے انہیں امام مہدی علیہ السلام تک کا درجہ دے دیا۔ اور عام مسلمان ان کی پیروی کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے۔ ان دنوں بلکہ اس کے بعد ماضی قریب تک جب تک کہ ان کی "مہاتمیت" کا رعب مسلمانوں کے دلوں پر طاری رہا۔ مسلمان کم و بیش سب فرقے "مہاتما" گاندھی کی ہمنوائی کا دم بھرتے رہے۔ لیکن جماعت احمدیہ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے امام حقیقی اور مقتدا دیا ہے۔ گاندھی جی سے مرعوب نہ ہوئی جہاں گاندھی جی کی لیڈری ایک طوفان اور سیلاب کی طرح تقریباً ہر فرد اور جماعت کو اپنی لپیٹ میں لیتی گئی۔ وہاں جماعت احمدیہ چٹان کی طرح مضبوط رہی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی۔ کہ دنیاوی وجاہت اور لیڈری محض ایک جوار بھاٹا اور سوڈا واٹر کے ابال کی طرح ہے۔ عوام ایک وقت میں ایک لیڈر کے جھانسے میں آجاتے ہیں۔ تو دوسرے وقت خود ہی اس کی حرکات سے بیزار ہو کر اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ "مہاتما جی" کی "مہاتمیت" کی چادر کا پھیلاؤ کم ہونا شروع ہوا۔ ابتداء میں وہ مسلمان لیڈر جو ان سے اپنا دامن عقیدت وابستہ کرنا عین سعادت سمجھتے تھے۔ انہیں قریب سے دیکھنے کے بعد محض ہندوؤں کا "مہاتما" سمجھنے لگے۔ اور آہستہ آہستہ سوائے معدودے چند مسلمان لیڈروں کے "گاندھی جی" کے مداح مسلمانوں میں کم سے کم تر ہو گئے۔

سیاسی اور مذہبی لیڈری کا شوق

ہندو بھی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کی پالیسی میں استقلال نہیں۔ ان کے قول و فعل میں مطابقت نہیں۔ اور وہ سیاسی باگ ڈور کو سنبھالنے کی اہلیت نہیں رکھتے عوام کے دلوں سے ان کی سیاست دانی کا رعب اٹھ ہی چکا ہے۔ خود کانگرس کے بڑے بڑے لیڈر جو ان کی مہاتمیت کے قائل ہیں۔ سیاسی چالوں میں ان سے متفق نہیں۔ اور محض دکھلاوے اور حکمت عملی کے ماتحت اپنی عقیدت اور اخلاص کی وجہ سے ان سے نباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر گاندھی جی کو واقعی روحانیت سے کچھ مس ہوتا۔ تو جس طرح ان کا اقبال کا ستارا شروع ہوا تھا اسی طرح چمکتا رہتا۔ اور ان کے متبعین کی تعداد میں بجائے کمی واقع ہونے کے روز بروز اضافہ ہوتا رہتا۔ یا گاندھی جی اگر محض سیاسی لیڈری تک ہی اپنے دعویٰ کو محدود رکھتے۔ تو کوئی عجب نہیں کہ دوسرے دنیاوی لیڈروں کی طرح انہیں بھی مستقل کامیابی نصیب ہو جاتی۔ اور وہ ہندوستان کی آزادی کے صحیح معنوں میں علمبردار ہو جاتے۔ لیکن ایک ہی وقت میں سیاست اور روحانیت میں برتری کا دعویٰ۔ اور ایک بین الاقوامی سیاسی اور مذہبی لیڈری کا شوق تباہ کن نتائج ہی پیدا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت جبکہ دشمن ایک طرف سے ہندوستان کے دروازہ پر ہے۔ اور دوسری طرف سے دروازہ کے قریب "اہنسا" اور "عدم تشدد" کے مسئلہ کے موجد نے ملک کو ایک ایسی مصیبت میں پھنسا دیا ہے جو محتاج بیان نہیں۔

ہندو مسلم اتحاد میں ناکامی

آزادی کی جنگ کے دوران میں بجائے دوستی کے دشمنی کا ہاتھ بڑھانے میں گاندھی جی نے جو غلط اقدام کیا ہے۔ ایک دنیا اس کو محسوس کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں مختلف جماعتوں اور نمائندوں کے بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ جن میں گاندھی جی کے مشن کی ناکامی کا ذکر ہی نہیں۔ بلکہ ان کی مہاتمیت کی بھی مذمت کی جاتی ہے۔ ذیل میں کشمیر کے سوشلسٹوں کے ایک مطبوعہ ٹریکٹ میں سے بعض عبارتیں نقل کی جاتی ہیں محولہ ٹریکٹ کا نام "موجودہ بین الاقوامی حالات کے متعلق کشمیر کے سوشلسٹوں کا نظریہ ہے۔ اور یہ سوشلسٹوں کی طرف سے پریم ناتھ صاحب بزاز۔ اور کنہیا لال صاحب کول نے شائع کیا ہے۔ انگریزوں کو آزادی کی موجودہ جنگ میں امداد دینے کی ضرورت اور "فاسسٹ درندوں" کو نیست و نابود کرنے کی اہمیت بیان کرنے کے بعد خود آزادی حاصل کرنے کے لئے اتحاد و اتفاق کی ضرورت اور اس کے قیام کے لئے کانگرس اور گاندھی جی کی پالیسی کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

...... "آج حالت یہ ہے کہ مسلمان کانگرس سے علیحدہ ہیں۔ قومی تحریک سے الگ تھلگ ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ ہندو اور مسلمان گزشتہ آٹھ صدیوں کے اندر اس قدر ایک دوسرے سے جدا کبھی نہیں ہوئے تھے جتنے آج ہیں۔ اس کی وجہ کچھ ہی ہو۔ اس پر اختلاف رائے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حقیقت یہی ہے۔ کہ مہاتما جی اس سے آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ جان بوجھ کر بند کر رہے ہیں۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ جانتے ہیں۔ کہ ہندو مسلم اتحاد کرانے میں وہ ناکام ہوئے۔ مہاتما جی کے پیروؤں کے لئے ان کا نیا نعرہ قبول ہو سکتا ہے۔ لیکن حقیقت شناس اور عاقبت اندیش محبان وطن اچھی طرح دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہ ان کی شکست خوردہ (Defeatist) ذہنیت کا صاف نتیجہ ہے۔ اور ہمارے سماج کی اندرونی حالت آزادی کی لڑائی کے لئے تسلی بخش نہیں بلکہ خطرناک ہے۔"

"گاندھی جی چالیس کروڑ ہندوستانیوں کی قوت پر بھروسہ کرنے کے بعد معجزوں پر امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ آج تک وہ کوئی معجزہ نہ کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بارہا کھلے الفاظ میں بتایا ہے۔ کہ وہ "اپنی اندرونی آواز" کے اشاروں پر چلتے ہیں جمہور کی رائے پر نہیں۔"

ملک میں افراتفری

"یہ تو ہوا ہندو مسلم اتحاد کا مسئلہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ مہاتما جی نے گزشتہ دنوں اعلان کیا۔ کہ یا تو برطانیہ ہندوستان سے چلا جائے۔ ورنہ ان کے خلاف ستیہ آگرہ شروع کیا جائے گا۔ خواہ اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ ملک میں افراتفری (انارکی) پیدا ہو۔ ان کی رائے میں موجودہ حالت کو زیادہ دیر کیلئے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ وہ لوگ جو مہاتما جی کے اپدیشوں اور خیالوں کو ہمیشہ اور غور کے ساتھ سنتے رہے ہیں۔ اس بات پر بہت دیر تک یقین بھی نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے الفاظ یہ ہو سکتے ہیں۔ کیا یہ وہی مہاتما جی ہیں۔ جنہوں نے بنگال کے انارکسٹوں کے خلاف مسلسل پروپیگنڈا کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ انارکی کے ذریعہ سے اگر ہندوستان کو آزادی ملے گی۔ تو اس کے ساتھ ان کو کوئی سروکار نہ ہوگا۔ مہاتما جی نے ایک طرح حکومت کو مدد بھی دی تھی۔ کہ انارکسٹوں کو چن چن کر قید میں ڈال دے۔ ان کا قصور کیا تھا۔ یہی کہ وہ بھی برطانوی سامراج کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ اس سے بہتر راج (انارکی) ہے۔ گاندھی جی بھی آج یہی کہہ رہے ہیں۔ لیکن یہ گاندھی جی ہیں۔ اور وہ انارکسٹ تھے۔ اس لئے یہ قابل پرستش ہیں۔ اور وہ برے تھے اور اس لئے گاندھی جی کو حق بھی ہے۔ کہ وہ ملک کو انارکی کے حوالے بھی کر دیں۔ (جیسا کہ دو ہفتوں سے ہمارا وطن ہو بھی چکا ہے)۔ اگر انارکسٹ ایسی حرکت ہی کریں تو سماج اور حکومت دونوں کی نظروں میں ذلیل ہوں۔"

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا "حبوب جوانی" استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گاندھی جی کی مایوسی

"ہم سمجھتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کا فلسفہ اور انکا سیاسی اور اقتصادی پروگرام ہندوستان کے کام کا نہیں رہا۔ اسی لئے یہ کارگر نہیں ہوتا۔ اور اب اس کے استعمال سے بھلائی ہونے کے بدلے برائی ہو رہی ہے۔ نفع کے بدلے نقصان ہو رہا ہے، ہماری رائے میں گاندھی جی کو بھی دانستہ طور پر یا نادانستہ طور پر اس حقیقت کا احساس ہو رہا ہے۔ اور وہ اب بے صبر اور مایوس ہو رہے ہیں" اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اس حالت پر پہنچ کر انہوں نے اپنے عمر بھر کے اصول کے ساتھ بھی سمجھوتہ کرنے کا فیصلہ کیا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں انہوں نے یہ عجیب تجویز کی۔ کہ ہندوستان کی حفاظت کے لئے تشدد اور عدم تشدد دونوں کو بیک وقت استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔"

عدم تشدد کی ناکامی

"بین الاقوامی سرمایہ داری اور سامراج کی غلامی سے آزادی حاصل کرنے کیلئے ہم اہنسا کے اصول کے قائل نہیں۔ موجودہ سماج کی اقتصادی اور سیاسی بناوٹ کو اچھی طرح جاننے والا کوئی بھی انسان اسکا قائل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ سرمایہ داری کا آلہ کار بننے کا فیصلہ نہ کر چکا ہو۔ اہنسا کا اصول ناقابل عمل بھی ہے۔ گاندھی جی نے ہندوستان میں بیس سال کے عرصہ سے سب سے بڑے لیڈر کی حیثیت میں عدم تشدد کا پرچار کیا۔ پھر بھی سردار ولبھ بھائی پٹیل اور بابو راجندر پرشاد جیسے قریبی رفقاء کئی دفعہ صاف اعتراف کرتے رہے۔ کہ وہ اس امتحان میں پورے نہیں اترے۔ جب یہ ان بزرگوں کا حال ہے۔ تو عام لوگ جسقدر بھی عدم تشدد سے ناواقف رہے ہوں کم ہے۔ اور یہ امر حیران کن نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں اسوقت افراتفری مچ گئی ہے جس کو دیکھ کر بمبئی کے مشہور قوم پرست اخبار "سنٹی نل" نے لکھا۔ کہ کانگریس کی یہ جنگ حکومت کے خلاف نہیں عوام کے خلاف ہے، گاندھی جی کے بھگت اس غنڈہ گردی میں شامل ہیں۔ اور ایمانداری کے ساتھ یقین کرتے ہیں کہ وہ تحریک کو تقویت دے رہے ہیں گاندھی جی کی مدد کر رہے ہیں۔ اگر گاندھی جی کے اہنسا پرچار اور ڈسپلن کا یہی نتیجہ ہو سکتا ہے تو اس اہنسا کا کیا کیا جائے۔"

گاندھی ازم کی ناکامی

پھر فاسزم اور گاندھی ازم میں مشابہت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:-

"فاسزم کی طرح گاندھی ازم بھی شخصی حکمرانوں اور سرمایہ داروں کی حفاظت اپنے ذمہ لیتا ہے مذہب کے نام پر جمہور کو دبائے رکھنا چاہتا ہے۔ تاکہ بالائی طبقوں کو نقصان نہ پہنچے۔ نازی ازم کرپ۔ تھائی سین اور داگلر جیسے سرمایہ داروں کی حفاظت کے لئے پیدا ہوا ہے۔ تو گاندھی ازم برلا اور بجاز جیسے سرمایہ داروں کیلئے لڑ رہا ہے دونوں غیبی طاقتوں کا خوف دلا کر کسی معجزہ گر فیوہرر یا مہاتما کی اندھی پیروی کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ . . . بغور دیکھا جائے تو گاندھی جی کا عدم تشدد عمل میں بدترین تشدد سے کم نہیں۔ کیونکہ اس کے ذریعہ "قومی تحریک" غریبوں کو شانت رکھنے اور امیروں کو تشدد سے مزدوروں کو لوٹنے کا موقعہ دینے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی۔ اس کے خلاف گاندھی ازم اور اشتراکیت یعنی سوشلزم یا حقیقی جمہوریت میں کوئی بات مشترکہ نہیں۔ . . . . . .

گاندھی ازم اندر سے بالکل کھوکھلا ہے۔ اور اس کے دو ہتھیار "ستیہ اور اہنسا" اقتصادی اور سیاسی جدوجہد میں غلام قوموں کیلئے بالکل بیکار ہیں۔ گاندھی جی کے بیس سال کے پرچار کے باوجود ہندوستانی عوام نے بھی اب اس کو ایسا ہی سمجھ رکھا ہے۔"

"ہمیں افسوس ہے۔ کہ گاندھی جی نے ملائکت کا راستہ دکھا کر ہندوستان کو افراتفری میں ڈالدیا۔"

خاکسار محمد ابراہیم۔ بی۔ اے

(آف تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

اسقاط کا مجرّب علاج
حبِ اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا جبرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا جبرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

مرغیوں کی تمام بیماریوں کا واحد علاج
پولٹری سیویئر
(Poultry Saviour.)

دیکھا گیا ہے۔ کہ قریباً ہر سال بعض ایسی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ جو ڈربوں کے ڈربے خالی کر دیتی ہیں۔ اگر کوئی مرغی قسمت سے بچ بھی جائے تو بہت دیر تک انڈے نہیں دیتی۔ ہماری اس دوائی جسکا نام پولٹری سیویئر ہے اسکے استعمال سے موسمی بیماری سے مرغیاں بچ جاتی ہیں سالہا سال کے تجربہ سے یہ دوائی تیار کی گئی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ فی شیشی عہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا

ملنے کا پتہ:۔ مطب حکیم مہر علیشاہ قادیان

رشتہ مطلوب ہے

دو لڑکیوں۔ معزز خاندان سے تعلق رکھنے والی بعمر ۱۵ - ۱۸ سال کیلئے رشتے درکار ہیں۔ لڑکیاں بفضل خدا نیک تعلیم یافتہ امور خانہ داری سے واقف اور خوش سیرت و شکل ہیں۔ لڑکے نیک کنوارے اور مخلص احمدی تعلیمیافتہ برسر روزگار ہوں شیخ خواجہ قوم سے تعلق رکھنے والوں کو ترجیح دی جائیگی جنی الوسع اضلاع سرگودہا، لاہور، امرتسر اور گورداسپور ہوں خواہشمند احباب خط وکتابت معرفت

ماسٹر خدا بخش ماڈل سکول

کوٹ مومن ضلع سرگودہا کریں

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔

پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ عا چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

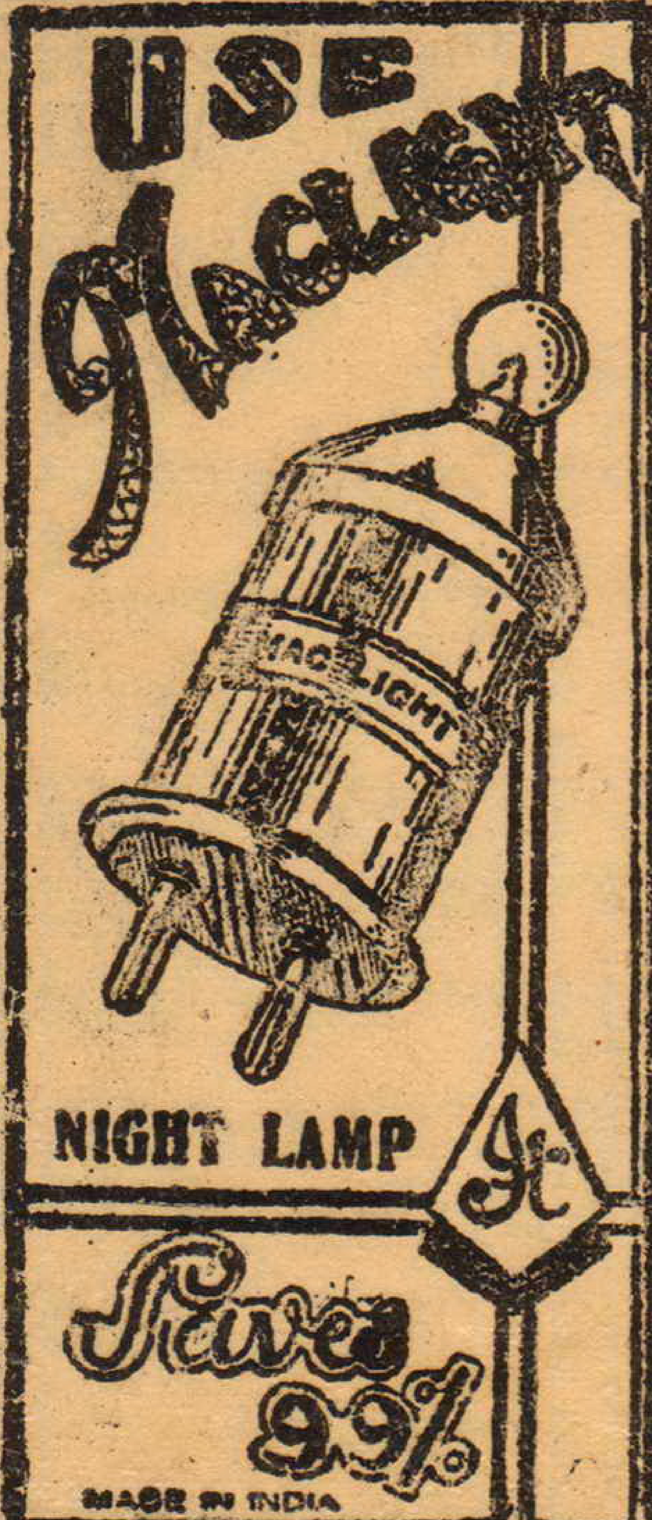

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے۔

ہیک ورکس قادیان

B. 57

قرص خاص امراض مخصوصہ کیلئے بے حد مجرب اور مفید ہے قیمت ۵۰ قرص دو روپے

اکسیر سیلان الرحم پوں لیکوریا، سفید پانی کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی تین روپے

منگوانیکا پتہ دواخانہ نور الدین قادیان

117

امرت دھارا

جسقدر نام پایا ہے اسکی مکمل تعریف کے واسطے تو بڑے بھاری رسالہ کی ضرورت ہے۔ جب میں ان ہزاروں خطوط پر نگاہ مارتا ہوں جو کہ اکثر اصحاب امرت دھارا کی کامیابیوں اور کرشموں کے متعلق لکھتے رہتے ہیں تو میں خوش ہوا کرتا ہوں کہ خدا نے ایسی نعمت مجھے عطا فرمائی!

امرت دھارا اُن تمام امراض کا جو عام طور پر بڈھوں۔ بچوں۔ جوانوں۔ مردوں یا عورتوں کو ہوتی رہتی ہیں حکیمی علاج ہے۔ سینکڑوں بوجھ دار بکس اس چھوٹی سی شیشی کے سامنے ہیچ ہیں۔ وہ لوگ جو گھر داہیں یا سفر میں ادویات کے بکس رکھا کرتے ہیں۔ اب یہ چھوٹی سی شیشی جیب کے ایک کونے میں رکھتے ہیں اور وقت بوقت جو کام دیتی ہے۔ وہ وہی لوگ جانتے ہیں۔

امرت دھارا جس گھر میں موجود ہے۔ ایک حکیم حاذق موجود ہے۔ کوئی بھی بیماری ہو۔ اس کو دیدو اور کرشمہ دیکھو!

امرت دھارا جس جیب میں موجود ہے امراض کے خطرے سے محفوظ ہے۔

امرت دھارا کو جس نے یا دبنایا امراض کو دُور بھگایا۔ جو اسکو ہمیشہ پاس رکھتا ہے خود کو اور لواحقین کو اور پڑوسیوں کو دُکھ سے بچاتا ہے۔

امرت دھارا اُن تمام امراض کو جو اچانک آدمی کو آ دباتی ہیں اچانک ہی دُور کرتی ہے۔ مثلاً ہر قسم کی سر سے لیکر پاؤں تک کی درد اندرونی و بیرونی ہیضہ۔ طاعون۔ زکام۔ سمیات۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ۔ کسی بھی تیزاب یا آگ یا زہر کا لگ جانا یا زہر کھائے جانا۔ قے۔ زخم۔ چوٹ وغیرہ

امرت دھارا میں ہر مرض کو دُور کرنے کی ایک خاص صفت ہے۔ کوئی بھی سخت سے سخت بیماری ہو۔ اسکو دیدو۔ اوّل تو بیماری دُور ہو گی۔ ورنہ رنگ تو ضرور جائے گی۔

امرت دھارا تقریباً کل امراض کو مفید ہے۔ اور طرفہ یہ کہ اثر فوراً ظاہر ہوتا ہے۔ مزا تو اس وقت آتا ہے جبکہ متضاد امراض پر مثلاً قبض و دست کو یکساں فائدہ دکھاتی ہے۔

امرت دھارا بڑی بھاری ڈس انفکٹنٹ یعنی دافع جرمز امراض ہے طاعون کے واسطے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کا بیان ہم علیحدہ دیں گے۔

امرت دھارا سچ مچ آب حیات ہے۔ دنیا میں آج تک ایسی دوائی ایجاد نہیں ہوئی۔ یہ خداداد نعمت ہے۔ ویدک ادویہ کا کرشمہ ہے۔ سچا دوست۔ رفیق و غمگسار ہے۔ خوراک اسکی ۲۔۳ بوند ہے۔ مگر طرفہ یہ ہے۔ کہ اگر غلطی سے ۱۰۔۲۰ بوند بھی کھائی جاویں تو کوئی نقصان نہیں ہے۔ کسی بھی بیماری میں کسی بھی وقت کسی بھی عمر میں دی جاوے خدا کے فضل سے فائدہ کریگی۔

امرت دھارا سینکڑوں ہزاروں کے خرچ سے بچاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ جو ایک بار منگواتا ہے ہمیشہ منگواتا ہے۔ اکثر اصحاب سو پچاس شیشی سے کم آرڈر نہیں بھیجتے ہیں۔ دو لاکھ شیشی سالانہ کی فروخت کیا کسی اور ہندوستانی ایک دوائی کی ہوگی؟

نام امراض جن میں امرت دھارا مفید ہے

ہر قسم کی درد سر۔ کھانسی۔ دمہ۔ ذات الجنب۔ نمونیہ۔ پیٹ درد۔ نزلہ زکام۔ ہیضہ۔ بدہضمی۔ اردچی۔ اپھارہ۔ درد دانت۔ قولنج۔ اسہال۔ پیچش۔ قراقر معدہ وغیرہ کل امراض معدہ۔ قے۔ مرگی۔ درد دانت۔ دانتوں کو پانی لگنا۔ خون یا ناسور۔ دندان وغیرہ کل امراض دانت۔ درد کان۔ زخم کان۔ بواسیر ناک۔ چھینک۔ بدبوئے بینی وغیرہ کل امراض ناک۔ درد چشم۔ دھند۔ جالا وغیرہ امراض آنکھ۔ پھوڑا پھنسی ہر قسم کا زخم۔ ران کا لاسنا۔ داد۔ چنبل۔ بھڑ۔ مکھی۔ کھٹمل۔ بچھو۔ سانپ۔ باؤلا کتا۔ چوہے وغیرہ کا ڈنگ۔ بخار ہر قسم۔ گلٹیاں۔ بدھ۔ درد مفاصل۔ ورم۔ تمام درد اندرونی و بیرونی۔ چوٹ۔ بواسیر۔ سکڑوری دماغ۔ طاعون۔ دق۔ سل۔ پرسوت۔ امراض دل۔ امراض جگر۔ باؤگولہ۔ کثرت حیض۔ احتباس حیض۔ خنازیر۔ امراض بچگان۔ بھسپر۔ سوزش زبان۔ منہ کا پکنا۔ سوج لب۔ درد داڑھ۔ گلے پڑنا۔ آواز بیٹھنا۔ نیچے یا اوپر خون جانا۔ سوزش یا پھوڑا پستان۔ ورم طحال وغیرہ امراض تلی۔ خروج مقعد۔ درد گردہ۔ بھگندر۔ درد مثانہ۔ رحم کا پھولنا وغیرہ امراض زنان۔ رنگیس باؤ۔ پنڈلی کا پھولنا۔ پتی۔ خارش خشک وتر۔ چھپاکی۔ کثرت پسینہ۔ آگ تیزاب وغیرہ سے جلنا وغیرہ وغیرہ!!!

احتیاط } امرت دھارا کا اسقدر نام دیکھ کر جھوٹے اشتہار بازوں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ وہ مختلف نام رکھ کر انہی اوصاف کی ادویہ مشتہر کر رہے ہیں۔ یہ جان لیجئے کہ امرت دھارا میری ایجاد ہے۔ اس کے مکمل اجزاء سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا ہے۔ میرے پاس بیشمار خطوط موجود ہیں۔ کہ ایسے اشتہار بازوں سے دوائی منگوا کر لوگوں نے نقصان اٹھایا۔ دھوکہ سے بچیں۔ اور کبھی کوئی دوائی اس قسم کی سوائے امرت دھارا کے نہ خریدیں۔

میسرز مہیسہ اینڈ سنز بھاگل پور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کیواسطے اُن سے بھی بات چیت ہو سکتی ہے۔

خط و کتابت کا پتہ:۔ امرت دھارا ۱۲ لاہور المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

دی۔ پی منگوانے سے آٹھ آنہ سے دس روپیہ تک کی دوائی کے آدھ سیر کے پارسل پر دس آنہ ڈاک خرچ ضرور لگ جاتا ہے۔

امرت سر کے خریدار اصحاب

توجہ فرما دیں

امرت سر کے خریداران کی خدمت میں روزانہ الفضل کا تازہ پرچہ پہنچانے کی غرض سے ہم نے امرتسر میں الفضل کی ایجنسی قائم کر رکھی ہے احباب مطلع فرما دیں کہ کیا انہیں ایجنسی کی معرفت روزانہ باقاعدہ اور بروقت پرچہ پہنچ جاتا ہے۔

منیجر

پنجاب میں ملیریا کا آغاز

ملیریا کی نہایت مجرّب دوا ہم سے منگوا کر فائدہ اٹھائیے تقسیم کر کے ثواب لیجئے۔ دیگر مردانہ پوشیدہ امراض و نسوانی امراض کے لئے بھی مشورہ کریں۔

ہامن ریلیف سروس نیمچ
(سی۔ آئی)
NEEMUCH, C.I

روح نشاط یہ خمیرہ دل و دماغ کو تقویت دینے میں اپنی مثال آپ ہے۔ قیمت پانچ روپیہ فی چھٹانک۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

حب بسماک

ہر قسم کی کھانسی کا کامیاب علاج ہے
قیمت یکصد قرص عہ

جان ہے تو جہان ہے

دل و دماغ و اعصاب کی طاقت کیلئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

حب مروارید عنبری
بے نظیر دوا ہے قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ اکتوبر۔ نیوگنی میں آسٹریلیا کی فوج جاپانیوں کو ردون سٹینلے کی پہاڑیوں سے نکالنے کے بعد اب بناری کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جو موریسبی سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جاپانی ابھی مقابلہ نہیں کر رہے۔ مگر امید ہے کہ بہت جلد مقابلہ پر آئیں گے۔ آسٹریلین فوج کو بھی کمک مل گئی ہے۔ امریکن اڑن قلعوں نے ایک ایسے دریا کے پل پر جو بڑی تیزی سے بہتا ہے اور جاپانیوں کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ اس پر سے رسد اور کمک وغیرہ لاتے ہیں۔ زور آور حملہ کیا۔ دو تین روز پہلے بھی اس پر حملہ کیا گیا تھا۔ مگر جاپانیوں نے اس کی معمولی مرمت کر لی تھی۔ بونا کے علاقہ میں امریکن طیاروں نے ریلوے کی ویگنوں اور رسد و کمک کے ذخائر پر زبردست حملے کئے۔

قاہرہ ۲ اکتوبر۔ مصر میں وسطی محاذ پر اتحادی دستوں نے بڑھ کر ایک چوکی پر قبضہ کر لیا ہے پچھلے دنوں جب مارشل رومیل نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹا۔ تو یہ چوکی دشمن کے ہی قبضہ میں رہ گئی تھی۔ جرمنوں نے جوابی حملہ کر کے کل اسے واپس لینے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ اتحادی اب اپنی چوکیوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ بدھ کی رات کو اتحادی طیاروں نے طبروق پر حملہ کر کے جرمن جہازوں کو نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۲ اکتوبر۔ برطانوی طیاروں نے ہالینڈ میں ایک کیمیکل فیکٹری اور بلجیم میں تیل صاف کرنے والے ایک کارخانہ پر حملے کئے۔ تفاصیل ابھی نہیں آئیں۔

ماسکو ۲ اکتوبر۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں جرمن کچھ اور آگے بڑھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس علاقہ میں بہت سے کارخانے ہیں۔ کل یہاں دشمن نے چھ حملے کئے۔ پانچ تو روسیوں نے روک لئے مگر چھٹے میں وہ آگے بڑھ گیا۔ شہر کے جنوب میں روسیوں نے ایک بستی کو دشمن سے چھین لیا۔ شمال مغرب میں بھی روسیوں نے زور کے کئی جوابی حملے کئے۔ مگر اپنی چوکیوں کو واپس نہ لے سکے۔ موزڈاک کے علاقہ میں روسیوں نے دشمن کے حملوں کا منہ توڑ جواب دیا۔ نوووروسک کے علاقہ میں جو رومانی ڈویژن ٹوایسی کی طرف بڑھ رہا ہے اس کا روسیوں نے صفایا کر دیا۔ روسی بیڑے نے بحیرہ اسود میں اٹھارہ ہزار ٹن وزن کے دو اور جرمن جہاز غرق کر دئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں کو اور کمک مل گئی ہے۔ جس میں ایک ٹینک ڈویژن بھی ہے۔ روسیوں نے سٹالن گراڈ سے بہت سے کارخانے نکال لئے ہیں۔ موسیو سٹالن نے اہل سٹالن گراڈ کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ آخر دم تک جرمن کے مقابلہ پر ڈٹے رہو۔ صورت حالات بہت نازک خیال کی جاتی ہے۔ روسی اخبار "ریڈ سٹار" کا بیان ہے کہ سٹالن گراڈ کی جنگ کے فیصلہ ہونے کی گھڑی آ پہنچی ہے۔ روسی فوجوں نے کلیٹ سکایا میں دریائے ڈان کے جنوبی کنارے کے ساتھ ساتھ سٹالن گراڈ سے اسی میل کے فاصلہ پر پیشقدمی شروع کر دی ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

حال ہی میں اخبارات میں اطلاع شائع ہوئی تھی جس میں لکھا گیا تھا کہ مظفر نگر سٹی بکنگ ایجنسی کو چلانے کیلئے ٹھیکیداران کی طرف سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ چونکہ اب اس ایجنسی کو کھولنے کا ارادہ نہیں۔ لہذا یہ اطلاع منسوخ کیجاتی ہے۔

جنرل مینیجر

لنڈن ۱ اکتوبر۔ آج دار العوام میں مسٹر ایمری سے سوال کیا گیا۔ کہ پنڈت نہرو کو مشرقی افریقہ بھیجدیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ وہ ہندوستان میں ہیں۔ مگر یہ نہیں بتایا جا سکتا۔ کہ کہاں۔ کانگرسی لیڈروں کی ملاقات کیلئے سرکردہ ہندوستانیوں کی طرف سے حکومت کو کوئی درخواست نہیں ملی۔ شورش کو روکنے کے لئے بعض جگہ ہوائی جہازوں سے کام لیا گیا۔ اور حکومت ہند نے جو کچھ کیا۔ میں اس کی تائید میں ہوں۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ ہوم سیکرٹری نے دار العوام میں بیان کیا۔ کہ جنگ کے تین سالوں میں برطانیہ پر ہوائی حملوں سے قریباً ایک لاکھ اشخاص اور مجروح ہو چکے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تعداد اہل لنڈن کی ہے۔

دہلی یکم اکتوبر۔ حکومت ہند کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ جہازوں کے لئے دشمن کے اقدامات سے جو خطرہ ہے۔ اس کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ امسال سمندر کے رستہ حج کا انتظام نہ کیا جائے یہ فیصلہ حج کمیٹی کے مشورہ اور اتفاق سے کیا گیا ہے۔

شولاپور یکم اکتوبر۔ گذشتہ تین روز میں یہاں دس بم پھٹ چکے ہیں۔ ایک شخص ہلاک اور دس زخمی ہو گئے۔ پولیس نے ایک مکان سے ایک بم برآمد بھی کیا ہے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ ہٹلر کی تقریر کا کچھ ذکر گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ہم ہر جگہ پیشقدمی کر رہے ہیں۔ اور دوسرے محاذ پر لڑائی کے لئے بھی بالکل تیار ہیں۔ ہم نے روس کے ۵۵ سے ۶۰ فیصدی لوہے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اسی طرح اس کے کئی تیل کے چشموں اور گندم کے علاقوں پر بھی قبضہ کر چکے ہیں۔ ہمارے سامنے بڑا کام مقبوضہ علاقوں کی تنظیم اور وہاں رسل و رسائل کی درستی ہے۔ جو کی جا رہی ہے۔ پھر بھی ہماری ان فتوحات کا مقابلہ ڈیپی پر نوگھنٹے کے برطانی حملہ کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔ جرمنی جنگ کے گذشتہ تین سالوں سے بالکل مطمئن ہے۔ ہمارے قدم جہاں جم گئے۔ وہاں سے کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی ہمارا دشمن سول آبادی پر بمباری کر رہا ہے۔ وقت آئیگا کہ ہم اس کا جواب دینگے۔ ہٹلر نے پیشگوئی کی۔ کہ یہودی جنہوں نے آرین نسل کو تباہ کرانے کے لئے یہ جنگ شروع کی ہے۔ خود اس کے نتیجہ میں بالکل تباہ ہو جائیں گے۔

کلکتہ یکم اکتوبر۔ اڑیسہ اور بنگال میں کئی مقامات پر گولی چلنے کی خبر آئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک جگہ پچیس اور دوسری جگہ چھ اشخاص ہلاک ہوئے۔ مدنا پور میں پولیس سٹیشن جلا دیا گیا۔ اور سرکاری دفاتر کو جلانے کی کوشش کی گئی۔ احمد آباد کے علاقہ میں ڈاکخانہ پر حملہ کر کے اسے نقصان پہنچایا گیا۔ احمد آباد میونسپلٹی غیر معین عرصہ کے لئے توڑ دی گئی ہے۔ بمبئی ریلوے سٹیشن کے قریب ایک بم پھٹا۔ آسام میں دو بار گولی چلی۔ دہلی میں پولیس نے پراونشل کانگرس کے ریکارڈ پر قبضہ کر لیا۔ کئی جگہ چھاپے مارے اور تلاشیاں لیں۔ کانگرس بلیٹن کافی تعداد میں ملے۔

نیویارک یکم اکتوبر۔ محکمہ خفیہ پولیس نے ۱۹ خطرناک غیر ملکیوں کی گرفتاری کا اعلان کیا ہے۔ جن میں کچھ جرمن بھی ہیں۔ ان کے قبضہ سے نیویارک کی بندرگاہ کے علاوہ جہاز سازی کے کارخانوں کے نقشے اور فوٹو بھی برآمد ہوئے ہیں۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ سابق وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ کا چھوٹا لڑکا ہوائی فوج میں کام کرتا تھا اور گذشتہ فروری سے لاپتہ تھا۔ اب اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ مر چکا ہے۔

چنکنگ ۲ اکتوبر۔ ایک چینی کمیونک میں کہا گیا ہے کہ چینی فوجوں نے لانچی حملہ کر دیا ہے اور شہر کے حفاظتی مراکز پر حملے کر رہی ہیں۔ شہر کے باہر زبردست لڑائی لڑی جا رہی ہے۔

ماسکو ۲ اکتوبر۔ روسی اخبار ریڈ سٹار نے سٹالن گراڈ کے محافظوں سے اپیل کی ہے کہ اپنی جانیں لڑا دو۔ کیونکہ واپسی کی کوئی راہ نہیں۔ دشمن ریڈیو کا بیان ہے کہ چند روسی دستوں نے رژیف کے بیرونی حلقوں تک پہنچ جانے کی جو خبر موصول ہوئی ہے یہ ماسکو ریگا ریلوے کا ایک اہم مرکز ہے۔

احمد آباد ۲ اکتوبر۔ پولیس نے یہاں بم ... ایک فیکٹری کا سراغ لگایا ہے۔ کیمیائی اشیا اور ... میں کام آنے والے سامان کی بھری ہوئی کئی بوریاں برآمد ہوئی ہیں۔ لوہے کے چار خول بھی ملے۔ ... پیچدار ڈھکنے لگے تھے۔

چنکنگ ۲ اکتوبر۔ جاپان کا ایک بحری مشن ... کے صدر مقام میں پہنچ گیا ہے۔

لاہور یکم اکتوبر۔ قریباً تمام کالجوں میں حالات قریب قریب اعتدال پر آ گئے ہیں۔ اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی ہے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ ۱۹۳۹ء میں جب کانگرسی وزراء مستعفی ہوئیں۔ تو گورنر جنرل اور گورنروں کو جو عارضی اختیارات تفویض کئے گئے تھے۔ انکی میعاد اس ماہ کے آخر میں ختم ہو رہی ہے۔ اور جب انکی میعاد میں توسیع سے متعلق بل دوسری خواندگی کے لئے پیش ہوگا۔ تو ہندوستان کے تمام حالات پر بھی سیر کن بحث ہوگی۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایمری نے کہا۔ کہ موجودہ فسادات کے دوران میں ہندوستان میں صرف ان مقامات پر ہوائی جہازوں سے مشین گنیں چلائی گئیں۔ جہاں بری فوج بروقت نہ پہنچ سکتی تھی۔

چنکنگ یکم اکتوبر۔ چین اور ہندوستان کی یونیورسٹیاں عنقریب آپس میں طلبا کا تبادلہ کرینگی۔ ہندوستان نے چین کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ ریسرچ ورک کے لئے دس چینی طلباء یہاں بھیجے۔ جن کا خرچ حکومت ہند ادا کریگی۔ چین کی وزارت تعلیم نے بھی ہندوستان کو اسی قسم کی دعوت دی ہے۔

بمبئی ۲ اکتوبر۔ آج ایک ہجوم پر جو پتھر پھینک رہا اور راستوں پر رکاوٹ کر رہا تھا پولیس نے گولی چلائی مگر کوئی گھائل نہیں ہوا۔ آج شہر میں بہت سی دکانیں بند رہیں۔ اور کئی ملوں میں بھی کام بند رہا۔

ماسکو ۲ اکتوبر۔ سٹالن گراڈ کے محاذ پر روسیوں نے شمال مغرب میں جوابی حملہ کر دیا ہے۔ موزڈاک کے علاقہ میں جرمن نئے حملہ کے لئے اپنی فوجوں کو ترتیب دے رہے اور نئی فوجیں لا رہے ہیں۔

بٹالہ یکم اکتوبر۔ علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں نام نہاد مجلس احرار قادیان کے صدر فیض اللہ صاحب زرگر اور انکے گیارہ ساتھیوں نیز مولوی عنایت اللہ صاحب اور انکے سات ساتھیوں کے خلاف زیر دفعہ $\frac{107}{151}$ یعنی فوری اندیشہ نقض امن کے الزام میں جو مقدمہ چل رہا ہے اسمیں احراری لیڈر مولوی عبدالغفار صاحب غزنوی گواہ اطلاع یابی کے باوجود حاضر نہ ہوئے تھے۔ اس لئے آپکے وارنٹ جاری کئے گئے تھے مگر تعمیل نہ ہو سکی اور اب عدالت نے ان کے نام نوٹس جاری کیا ہے کہ وجہ بیان ...

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی